السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کے پاس کے ایک کپڑاسینے کی مشین ہے اب وہ مشین بنئے کے چالیس روپیۓ میں رہن رکھ دیا ہے اورزید کہتا ہے کہ کوئی میری مشین چھڑواے اورمیں سلائی کا کام کیا کروں کااورجو آمدنی ہوگی اس میں فی روپیہ ایک آنہ چھڑوانے والے کودوں گا اورآہستہ آہستہ وہ چالیس روپے بھی اداکردوگا اب سوال یہ ہے کہ یہ طریقہ جائز ہے یانہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ طریقہ بلاشبہ قطعاناجائزاورنادرست ہے جوشخص چالیس روپے دے کی مشین چھڑوائے گا وہ درحقیقت مالک مشین کوچالیس روپے کابطور قرض دے گاتاکہ اپنی مشین چھڑالے۔ مالک مشین اپنے قرض خواہ یعنی: یعنی چالیس روپیۓ دے کر مشین چھڑوانے والے کواس کے چالیس روپے توبہرحال دے گا اب مزیدفی روپیہ ایک آنہ دینے کاجووعدہ اور شرط کی جائے گی اوراس وعدہ اورشرط کے مطابق مالک مشین ایک آنہ فی روپیہ مشین چھڑوانے والے کودے گا توبلاشبہ یہ سودرباہوگا جس کادینااورلینا دونوں حرام ہے۔ قال فی سبل السلام الربا ہوالزیادۃ فی المال من الغیر لافی مقابلہ عوض ونیز عبداللہ ابن مسعوداورابی بن کعب اورعبداللہ بن سلام اورابن عباس اورفضالہ بن عبید فرماتے ہیں کل قرض جر منفعۃ فہوربا یعنی جوزیادتی مال مین بلاعوض حاصل ہووہ سودہے۔ اورہروہ قرض جس سے منفعت حاصل ہووہ بھی سودہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الرہن

صفحہ نمبر 383

محدث فتویٰ